'عباسؑ کی بہنیں'

171

کھا گیا شہزادیوں کو غم اِسی احساس کا
ہائے تھا رہوار کی گردن میں سر عباسؑ کا

کہاں ناپاک نظریں اور کہاں عباسؑ کی بہنیں
پریشاں ہیں علیؑ کی بیٹیاں عباسؑ کی بہنیں

اِسی خاطر تھا سر رہوار کی گردن میں غازیؑ کا
کہ دیکھیں نہ سرِ نوکِ سناں عباسؑ کی بہنیں

اسیری بے ردائی شام کے بازار کا عالم
نہ جانے دیں گی کتنے امتحاں عباسؑ کی بہنیں

کھڑی ہیں بابِ ساعت پر نہ جانے کتنے پہروں سے
مسلمانوں تمہارے درمیاں عباسؑ کی بہنیں

تلاوت کر رہی ہیں خون میں ڈوبی ہوئی آنکھیں
سنیں گی کیسے ننگے سر اذاں عباسؑ کی بہنیں

کھجوریں پھینکتے ہیں لوگ صدقے کی اسیروں پہ
کریں کس سے مصیبت یہ بیاں عباسؑ کی بہنیں

کھڑی ہیں سر جھکائے پتھروں کی تیز بارش میں
شہیدوں کے سروں کے درمیاں عباسؑ کی بہنیں

کھلے سر جس نجس ماحول سے ہو آئیں ہیں لوگو
رہیں گی اب سدا گریہ کناں عباسؑ کی بہنیں

چلی ہیں معرکہ سر شام کا کرنے غریبی میں
بندھائے بازوؤں میں رسیاں عباسؑ کی بہنیں

دِکھا کر نیل بولیں بیٹیاں زہراؑ کے مرقد پر
اُجڑ کے آئیں ہیں گھر دیکھ ماں عباسؑ کی بہنیں

چھپائیں گی بھلا اب مادرِ عباسؑ سے کیسے
یہ دروں کی اذیت کے نشاں عباسؑ کی بہنیں

بیاں رضوان و مظہرؔ ہو نہیں سکتی قیامت تک
غموں کی ہیں مجسم داستاں عباسؑ کی بہنیں